سوال نمبر:1......... ہمیں ضابطہ سے آگاہ فرمائیں کہ چہرے کا کس قدر حصہ یا کون کون سے اعضاء واضح نظر آنے پر تصویر کا حکم لگایا جائے گا اور چہرے کے کون کون سے اعضاء مٹانے سے تصویر، حرمت کی حد سے نکل جائے گی۔

سوال نمبر:2......... اگر کسی مکمل چہرے والی تصویر کے ناک، منہ، آنکھوں پر قلم پھیر دیا جائے (جیسا کہ تصویر نمبر ایک میں ہے) یا چہرے کے یہ اعضاء غیر واضح کر دیئے جائیں (جیسا کہ تصویر نمبر دو میں ہے) تو کیا یہ تصویر کی ممانعت سے نکل جائے گا (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

تصویر نمبر ایک

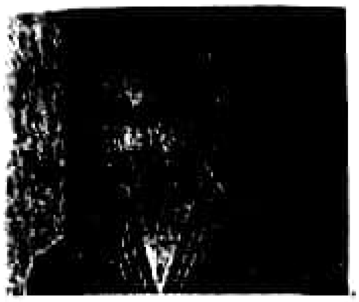

تصویر نمبر دو

سوال نمبر:3......... اگر کسی تصویر کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے۔ مثلاً ناک سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے، البتہ منہ، ناک اور کسی درجے میں کان نظر آرہے ہوں، تو کیا حکم ہو گا؟ (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر:4......... اگر کسی تصویر کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے۔ اور ناک سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے اور آنکھیں اور کان نظر نہ آرہے ہوں، البتہ منہ اور ناک نظر آرہے ہوں، تو کیا حکم ہو گا؟ (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر:5......... اگر کسی تصویر کا منہ سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے اور صرف منہ نظر آرہا ہو، تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

تصویر نمبر ایک

تصویر نمبر ایک

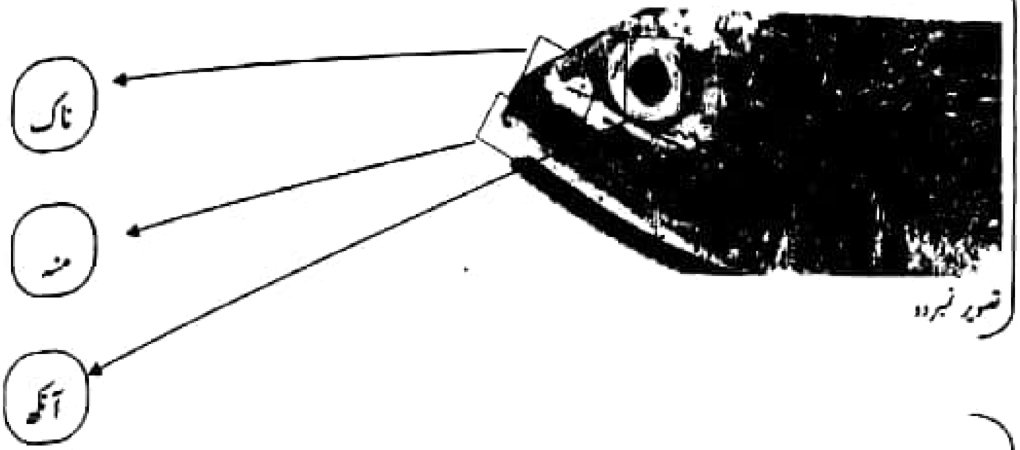

تصویر نمبر دو

تصویر نمبر تین

دار الافتاء

ہر شق کا جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ والسلام

جزاکم اللہ تعالیٰ

محمد ہارون

مینوفیکچرنگ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ

03018246953

(یہ جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) احادیثِ صحیحہ اور حضرات فقہاء کرام کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کٹی ہوئی تصویر شرعاً جائز ہے اور احادیث میں ایسی تصویر کو "کہیئۃ الشجر" کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے، یعنی سر کٹی ہوئی تصویر کی چونکہ جاندار کے ساتھ مشابہت ختم ہو جاتی ہے اس لئے ایسی تصویر، ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے، البتہ اگر مکمل سر نہ کاٹا جائے بلکہ آدھا سر کاٹ دیا جائے، یعنی صرف چہرے کے دو اعضاء یا ایک عضو کاٹ دیا جائے تو وہ ناجائز تصویر کے حکم میں ہوگی یا نہیں؟

اس کے متعلق حضرات فقہاءِ حنفیہؒ کے کلام میں کوئی صراحت نہیں ملی، البتہ فقہاء مالکیہؒ سمیت دیگر فقہاء کرام کے کلام میں ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے جس کی تصریح علامہ شامیؒ نے بھی فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ:

"ایسی ناقص تصویر جس میں ذی روح کے لئے مدارِ حیات اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے"

اس ضابطہ کے تحت دیگر فقہاءِ کرام کے نزدیک مشکلہ تصاویر ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہیں، لیکن حنفیہؒ نے اس قول کو نہیں لیا، کیونکہ متعدد احادیث میں "الصورۃ الرأس" کے الفاظ آئے ہیں، لہٰذا حنفیہؒ کے نزدیک نصفِ اعلیٰ کی تصویر بھی ناجائز تصویر کے حکم میں ہے۔

البتہ اب سوال یہ ہے کہ حنفیہؒ کے نزدیک اس حکم (الصورۃ الرأس) کا اطلاق اس وقت بھی ہوگا جب مکمل سر نہ کاٹا جائے، بلکہ آدھا سر کاٹ دیا جائے؟ یعنی چہرے کے اعضاء میں سے ایک یا دو اعضاء اگر ختم کر دیئے جائیں تو ایسی تصویر، ناجائز تصویر کے حکم میں ہوگی یا نہیں؟

حتی الوسع تلاش کے باوجود حضرات فقہاءِ حنفیہؒ کے کلام میں اس کی صراحت نہ مل سکی اور نہ ایسی کوئی نظیر ملی جس کو بنیاد بنا کر ایسی تصویر کے متعلق کوئی ضابطہ مقرر کیا جا سکے، تاہم اتنی بات تو واضح ہے کہ جس تصویر کے سر کا اکثر حصہ کاٹ دیا جائے اور چہرے کے اعضاء میں سے صرف ایک عضو باقی رہ جائے جیسا کہ تصویر نمبر ۵ میں ہے تو ایسی تصویر عدمِ جواز کی حد سے نکل جائے گی، البتہ اگر سر کا نصف حصہ کاٹ دیا جائے اور نصف حصہ باقی ہو جیسا کہ ناک سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے تو ایسی تصویر کو یقینی طور پر ناجائز تصویر کہنا تو مشکل ہے، البتہ مشکوک ضرور ہے اس لئے ایسی تصویر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

(۲)۔۔۔ تصویر نمبر ۱ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے، البتہ تصویر نمبر ۲ مشتبہ ہے اس لئے اس کو مزید مدھم کیا جائے اور مزید مدھم کرنے کے بعد ایسی تصویر کو پیکٹ کے اوپر چھاپنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔

(۳تا۷)۔۔۔ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق تصویر نمبر ۵ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے، اس لئے اس کو پیکٹ کے اوپر چھاپنے میں بھی شرعاً مضائقہ نہیں البتہ تصویر نمبر ۷، ۶، ۴، ۳ کو ناجائز تصویر کہنا تو مشکل ہے لیکن یہ تصاویر مشکوک ومشتبہ ضرور ہیں، لہٰذا ایسی حالت میں ان کو پیکٹ کے اوپر چھاپنے سے اجتناب کیا جائے۔

(۸)۔۔۔ مچھلی کا منہ اور ناک چونکہ خلقۃً غیر واضح ہیں، اس لئے مچھلی کا صرف منہ اور ناک مزید مدھم کرنے سے تصویر عدم جواز کی حد سے نہیں نکلے گی البتہ اگر ناک اور منہ سمیت آنکھ کو بھی اس طرح مدھم کیا جائے جیسا کہ تصویر نمبر ۲ کے متعلق کہا گیا تو پھر یہ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہوگی۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٧/ ٢٨٥٥)

أما الأول فلأنه إذا محي الرأس وما به من صورة الوجه المتميز به، فلا شك أنه يصير على هيئة الشجرة وهو أمر مشاهد، .... فإن كانت صغيرة أو ممحوة الرأس لا بأس به،هذا وفي شرح السنة: فيه دليل على أن الصورة إذا غيرت هيئتها بأن قطعت رأسها أو حلت أوصالها حتى لم يبق منها إلا الأثر على شبه الصور فلا بأس به،

فتح الباري لابن حجر (٩/ ٦٧١)

والمراد بالصورة الوجه....عن حنظلة قال سمعت سالما يسأل عن العلم في الصورة فقال كان بن عمر يكره أن تعلم الصورة وبلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن تضرب الصورة يعني بالصورة الوجه،

الدر المختار (١/ ٦٤٨)

(أو كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهي على الأرض، ذكره الحلبي **(أو مقطوعة الرأس أو الوجه) أو ممحوة عضو لا تعيش بدونه (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد**

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٤٧)

والتمثال خاص بمثال ذي الروح ويأتي أن غير ذي الروح لا يكره قال القهستاني: **وفيه إشعار بأنه لا تكره صورة الرأس، وفيه خلاف كما في اتخاذها كذا في المحيط،**

Scanned by CamScanner

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٤٨)

وقيد بالرأس لأنه لا اعتبار بإزالة الحاجبين أو العينين لأنها تعبد بدونها وكذا لا اعتبار بقطع اليدين أو الرجلين بحر، (قوله أو ممحوة عضو الخ) تعميم بعد تخصيص، وهل مثل ذلك ما لو كانت مثقوبة البطن مثلا. والظاهر أنه لو كان الثقب كبيرا يظهر به نقصها فنعم وإلا فلا، كما لو كان الثقب لوضع عصا تمسك بها كمثل صور الخيال التي يلعب بها لأنها تبقى معه صورة تامة تأمل

حاشية الصاوي على الشرح الصغير = بلغة السالك لأقرب المسالك (٢/ ٥٠١)

(وَصُوَرِ حَيَوَانٍ) كَامِلَةٍ (لَهَا ظِلٌّ) لَا مَنْقُوشَةٍ بِحَائِطٍ أَوْ فُرُشٍ، إذَا كَانَتْ تَدُومُ كَخَشَبٍ وَطِينٍ، بَلْ (وَإِنْ لَمْ تَدُمْ) كَمَا لَوْ كَانَتْ مِنْ عَجِينٍ وَقِشْرِ بِطِّيخٍ.

وَالْحَاصِلُ أَنَّ تَصَاوِيرَ الْحَيَوَانَاتِ تَحْرُمُ إجْمَاعًا إنْ كَانَتْ كَامِلَةً لَهَا ظِلٌّ مِمَّا يَطُولُ اسْتِمْرَارُهُ، بِخِلَافِ نَاقِصِ عُضْوٍ لَا يَعِيشُ بِهِ لَوْ كَانَ حَيَوَانًا، وَبِخِلَافِ مَا لَا ظِلَّ لَهُ كَنَقْشٍ فِي وَرَقٍ أَوْ جِدَارٍ. وَفِيمَا لَا يَطُولُ اسْتِمْرَارُهُ خِلَافٌ، وَالصَّحِيحُ

منح الجليل شرح مختصر خليل (٣/ ٥٢٩)

وَثَالِثُهَا قَوْلُهُ (وَ) إنْ لَمْ يَحْضُرْ (صُوَرٍ) مُجَسَّدَةٍ لِحَيَوَانٍ عَاقِلٍ أَوْ غَيْرِهِ كَامِلِ الْأَعْضَاءِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي لَا يَعِيشُ بِدُونِهَا وَلَهَا ظِلٌّ (عَلَى كَجِدَارٍ) لَا مَنْقُوشَةٍ فِي وَسَطِهِ لِأَنَّهَا لَا ظِلَّ لَهَا كَالنَّقْشِ،

كشاف القناع(١٧١، ٥)

(أَوْ قُطِعَ مِنْهَا) أَيْ الصُّورَةِ (مَا لَا تَبْقَى الْحَيَاةُ بَعْدَ ذَهَابِهِ فَهُوَ كَقَطْعِ الرَّأْسِ كَصَدْرِهَا أَوْ بَطْنِهَا أَوْ صَوَّرَهَا بِلَا رَأْسٍ أَوْ بِلَا صَدْرٍ أَوْ بِلَا بَطْنٍ , أَوْ جَعَلَ لَهَا رَأْسًا مُنْفَصِلًا عَنْ بَدَنِهَا , أَوْ) صَوَّرَ (رَأْسًا بِلَا بَدَنٍ) فَلَا كَرَاهَةَ لِأَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِي النَّهْيِ . (وَإِنْ كَانَ الذَّاهِبُ يَبْقَى الْحَيَوَانُ بَعْدَهُ كَالْعَيْنِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ) حَرُمَ

دار الإفتاء

المغني(٨، ٧)

وَإِنْ قَطَعَ مِنْهُ مَا لَا يَبْقَى الْحَيَوَانُ بَعْدَ ذَهَابِهِ , كَصَدْرِهِ أَوْ بَطْنِهِ , أَوْ جَعَلَ لَهُ رَأْسٌ مُنْفَصِلٌ عَنْ بَدَنِهِ , لَمْ يَدْخُلْ تَحْتَ النَّهْيِ , لِأَنَّ الصُّورَةَ لَا تَبْقَى بَعْدَ ذَهَابِهِ , فَهُوَ كَقَطْعِ الرَّأْسِ . وَإِنْ كَانَ الذَّاهِبُ يَبْقَى الْحَيَوَانُ بَعْدَهُ , كَالْعَيْنِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ , فَهُوَ صُورَةٌ دَاخِلَةٌ تَحْتَ النَّهْيِ . وَكَذَلِكَ إذَا كَانَ فِي ابْتِدَاءِ التَّصْوِيرِ صُورَةُ بَدَنٍ بِلَا رَأْسٍ , أَوْ رَأْسٍ بِلَا بَدَنٍ , أَوْ جُعِلَ لَهُ رَأْسٌ

Scanned by CamScanner

وَسَائِرَ بَدَنِهِ صُورَةُ غَيْرِ حَيَوَانٍ ، لَمْ يَدْخُلْ فِي النَّهْيِ ؛ لِأَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِصُورَةِ حَيَوَانٍ .... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

رحیم اللہ عفا عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹/رجب/۱۴۳۶ھ

۲۹/اپریل/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۹-۷-۱۴۳۶ھ
(مہر: مفتی — دارالعلوم کراچی)

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱۲-۷-۱۴۳۶ھ
(مہر: مفتی — دارالعلوم کراچی)

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۰-۷-۱۴۳۶ھ
(مہر: مفتی — دارالعلوم کراچی)

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۲-۷-۱۴۳۶
(مہر: نائب مفتی — دارالعلوم کراچی)

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۱۲/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۲/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۳/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۵/۷/۱۴۳۶ھ

(مہر: دارالافتاء — جامعہ دارالعلوم کراچی)

Scanned by CamScanner